بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس نہ آئے تو نماز و جماع وغیرہ کے متعلق احکام

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-3059

تاریخ اجراء:04ربیع الاول1446ھ/07ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

بچہ ہونے کے بعد نفاس نہ آئے، تو ہمبستری کرنا اور نماز و قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صحیح قول کے مطابق جب عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد بالکل خون نہ آئے، تب بھی وہ حکماً نفاس والی شمار ہوگی اور اس پر بھی غسل کرنا لازم ہوگا۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جبکہ عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد بالکل خون نہیں آیا، تو اس پر لازم ہے کہ غسل کرکے نمازیں شروع کردے اور غسل کرکے تلاوتِ قرآن وغیرہ بھی کرسکتی ہے۔ البتہ ہمبستری کرنے کے حکم کی مختلف صورتیں ہیں:

(1) اگر یہ پہلی ولادت ہو، یا اس سے پہلے بھی ولادت ہوچکی ہو اور اس وقت بھی اسی طرح بالکل نفاس کا خون نہ آیا ہو، تو اس صورت میں ہمبستری حلال ہونے کے لیے دو چیزوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے:

(الف) یا تو عورت غسل کرلے (اور اگر بیماری یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل ممکن نہیں، تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے، یعنی تیمم والی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے۔)

(ب) اور اگر عورت غسل نہ کرے، تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی فرض نماز قضا ہوجائے یعنی کسی فرض نماز کا آخری وقت میں سے اتنا وقت مل جائے کہ جس میں کم از کم نہا کر سر سے پاؤں تک چادر اوڑھ کر ''اللہ اکبر'' کہہ سکتی تھی (یعنی اگر ایسا ہوگیا، تو اس کے بعد غسل کے بغیر بھی شوہر صحبت کرسکتا ہے) اور اگر تب نماز کا وقت اس سے کم تھا (یعنی اتنا وقت نہیں تھا کہ غسل کرکے ''اللہ اکبر'' کہہ لیتی)، تو ایسی صورت میں جب اگلی نماز کا وقت ختم ہوجائے یا غسل کرلے، تو اس کے بعد شوہر صحبت کرسکتا ہے۔

(2) اگر پہلے بھی کسی بچے کی ولادت ہو چکی تھی، لیکن پچھلی مرتبہ کچھ دن خون آیا تھا اور اِس بار بالکل نہیں آیا، تو جب تک پچھلی عادت پوری نہ ہو جائے، ہمبستری کرنا، جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے (یعنی اس دوران وہ نمازیں تو پڑھے گی، لیکن ہمبستری کی اجازت نہیں)۔

چنانچہ پیدائش کے بعد خون نہ آنے کی صورت میں بھی عورت کے نفاس والی ہونے کے متعلق در مختار میں ہے "فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم" ترجمہ: اگر (بچے کی پیدائش کے بعد) عورت نے خون نہ دیکھا، تو کیا وہ نفاس والی ہو گی، تو معتمد قول کے مطابق وہ نفاس والی ہی ہو گی۔

در مختار کی مذکورہ عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے: "وعليه فيعمم في الدم، فيقال دم حقيقة أو حكما" ترجمہ: اس بنیاد پر خون میں عمومیت رکھی جائے گی اور کہا جائے گا کہ چاہے خون حقیقتاً ہو یا حکماً (بہر صورت وہ نفاس والی کہلائے گی)۔ (رد المحتار على الدر المختار، ج 1، ص 299، دار الفکر، بیروت)

حیض و نفاس والی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی تفصیل کے بارے میں بحر الرائق میں ہے "اعلم أن هذه المسألة على ثلاثة أوجه؛ لأن الدم إما ينقطع لتمام العشرة أو دونها لتمام العادة أو دونهما ففيما إذا انقطع لتمام العشرة يحل وطؤها بمجرد الانقطاع ويستحب له أن لا يطأها حتى تغتسل، وفيما إذا انقطع لما دون العشرة دون عادتها لا يقربها وإن اغتسلت ما لم تمض عادتها، وفيما إذا انقطع للأقل لتمام عادتها إن اغتسلت أو مضى عليها وقت صلاة حل وإلا لا وكذا النفاس إذا انقطع لما دون الأربعين لتمام عادتها، فإن اغتسلت أو مضى الوقت حل وإلا لا" ترجمہ: جان لو کہ اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں، وہ اس طرح کہ خون یا تو (حیض کے) دس دنوں کے پورے ہونے پر ختم ہو گا یا عادت کے دن پورے ہونے کے بعد اور دس دنوں سے پہلے ختم ہو گا یا دس دنوں اور عادت کے دنوں، دونوں سے پہلے ختم ہو گا۔ (پہلی صورت یہ کہ) اگر خون دس دن پورے ہونے پر ختم ہوا، تو خون ختم ہوتے ہی (بغیر غسل کیے) وطی کرنا حلال ہے اگرچہ غسل کر کے وطی کرنا مستحب ہے۔ (دوسری صورت یہ کہ) جب خون دس دن اور عادت کے دنوں (دونوں) سے پہلے ختم ہو جائے، تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں اگرچہ وہ غسل کر لے، تب بھی اس سے قربت نہیں کر سکتا۔ (اور تیسری صورت یہ کہ) خون دس دن سے پہلے لیکن عادت کے دن پورے ہونے پر ختم ہوا، تو اس صورت میں اگر عورت نے غسل کر لیا یا اُس پر نماز کا وقت گزر گیا، تو وطی جائز ہے، اس سے پہلے نہیں۔ **اور یہی حکم نفاس کا ہے** کہ اگر

خون چالیس دن سے پہلے، لیکن عادت کے دن پورے ہونے کے بعد ختم ہوا، تو غسل کرنے یا نماز کا وقت گزر جانے کی صورت میں وطی حلال ہے، اس سے پہلے نہیں۔(البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج 1، ص 213، دار الکتاب الاسلامی)

فتاوی رضویہ میں ہے”جو حیض اپنی پُوری مدّت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے اس میں دو صورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا اُتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خُون بند ہو گیا، جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ نہالے اور اگر عادت سے کم نہیں مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا، اب بھی سات یا آٹھ روز آکر ختم ہُوا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا، تو اُس سے صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے، یا تو عورت نہالے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کرکے نماز بھی پڑھ لے خالی تیمم کافی نہیں یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی، اس صورت میں بے طہارت کے بھی اُس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔“(فتاوی رضویہ، ج 4، ص 352، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net